كلام الاولياء الاكابر

على

قول الشيخ عبد القادر

المعروف بہ

حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ

تالیف

محمد حامد چشتی نظامی زید مجدہ

ناشر

تنظیم علماءِ شمس الفقہاء پاکستان بصیر پور اوکاڑا

فون نمبر:- ۰۴۴۴۹/۷۱۱۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بل نقذف بالحق علی الباطل

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول

"قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" کا

صحیح مفہوم اکابر مسلم اولیاء اللہ کے ارشادات کی روشنی میں

کلام الاولیاء الاکابر
علی
قول الشیخ عبدالقادر
المعروف بہ

حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ
(مستقبل آمیز)

تالیف لطیف

پیر طریقت رہبر شریعت شمس الفقہاء علامہ مولانا ابو الحامد محمد احمد چشتی فریدی نظامی شیخ الحدیث والتفسیر

بانی و مہتمم دار العلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور اوکاڑا

ناشر: تنظیم غلامان شمس الفقہاء پاکستان بصیر پور

فہرست مضامین

"کلام الاولیاء الاکابر علی قول الشیخ عبد القادر"

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	فہرس	1
13	مآخذ ومصادر	2
19	الاصطلاحات الوارده	3
22	انتساب	4
23	نذر عقیدت	5
24	مطلع	6
29	خلاصۃ الکتاب	7
32	محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز	8
35	پیش لفظ از حضرت صاحبزادہ غلام قطب الدین مد ظلہ العالی	9
	از علامۃ العصر حضرت مولانا محمد اشرف السیالوی	10
38	مد ظلہ العالی	
49	استفتاء	11
50	خطبہ	12
50	جواب استفتاء	13
51	ہمارا موقف	14
53	ارشادات اولیاء عظام کا خلاصہ	15
	قادری حضرات کی معتبر کتاب بہجہ کے حوالہ جات جن میں وقت کی	16
54	قید موجود ہے	
60	بہت لوگوں نے بہجہ کی حکایات اور سندوں پر طعن کیا ہے۔	17
60	سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث کی دعا سے غوثیت ملی	18
61	باتفاق علماء روایات میں مفہوم مخالف معتبر ہے	19
	اکابر اولیاء کرام کے ارشادات	20
	امام عبد الوہاب الشعرانی حضرت علی	
61	الخواص اور حضرت شیخ اکبر قدست اسرار ھم کے فرمانات	

مطلع

مدت مدیدہ سے زیر بحث موضوع پر متشددانہ تقریریں متعصبانہ تحریریں سننے پڑھنے میں آتی رہیں۔ مگر ہمارے مشائخ کا طریق کار ہمیشہ سکوت عفو و درگزر اور مخالفانہ محاذ آرائی سے اجتناب ہی رہا اور ـــ جواب جاہلاں باشد خاموشی پر مسلسل عمل ہوتا رہا۔ کسی قسم کی جوابی کارروائی نہ ہونے بلکہ مکمل سکوت اور پروقار خاموشی کے باوجود شیطان کی آنت کی طرح یہ سلسلہ اذیت و تفرقہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا گیا۔ دوسرے سلاسل سے وابستہ اپنے ہی سنی بھائیوں کی دل آزاری و دل شکنی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ اس بات کی بھی ذرہ بھر پرواہ نہ کی گئی کہ آپس کا انتشار ہمیں کس نہج پر لے جا رہا ہے اور کہاں پہنچائے گا۔ یہ لوگ وہابیہ کی طرح غوث پاک کے بہانے تمام اولیائے کاملین کی توہین کرتے رہے۔

چشتی مشائخ سے تو انہیں خدا واسطے کا بیر تھا ہی مگر حضرت مجدد الف ثانی بھی انہیں ایک نظر نہیں بھائے اس لئے کہ آپ نے مجدد الف ثانی ہونے کے ناطے حق کی خوب خوب وضاحت فرما دی اور صاف صاف لکھ دیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مریدوں کی ایک جماعت شیخ کے حق میں غلو کرتی اور شیعان حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم کی طرح محبت میں افراط سے کام لیتی ہے ان کے کلمہ و کلام سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت شیخ کو جمیع اولیاء متقدمین و متاخرین سے افضل جانتے ہیں۔ متعصب لوگوں نے یہاں تک تجاوز کیا کہ حضرت شیخ کا کتا اولیاء اور پیروں پر شرف رکھتا ہے۔ جبکہ یہی غالی ٹولہ یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ سب اولیاء اور مشائخ کو غوث پاک نے ہی ولی اور پیر بنایا ہے۔ تو جب غوث پاک کے بنائے ہوئے ولیوں اور پیروں سے آپ کے کتے افضل و اشرف ہیں تو آپ کو پیر اور ولی بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ سلسلہ جہالت و خباثت یہاں پر بھی اختتام پذیر نہ ہوا۔ بلکہ انبیاء و رسل پر بھی طبع آزمائی کی جانے لگی مثلاً" ایک غالی نے یہ لکھا کہ حضور غوث الثقلین کی شان تمام امت محمدیہ میں سب سے بڑی ہے۔ خواہ اولین صحابہ کرام ہوں یا آخرین میں امام مھدی ہوں عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ نبی ہیں مگر حضور علیہ السلام کی امت میں ولی کی

حیثیت سے تشریف لائیں گے۔

رسالہ خدام الاولیاء جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ا جنوری تا مارچ ۱۹۸۶ء ص ۱۲۔

مولوی ارشد کلا چوی نادری

سیدنا عیسیٰ علیہ و علی نبینا الصلوۃ والسلام کے بارے لکھتا ہے حضور غوث اعظم کا ان پر فوقیت حاصل کرنا ولایت کا نبوت پر غلبہ نہیں بلکہ ولی کو ولی پر نضیلت و درجہ حاصل کرنا ہو گا۔ رسالہ مذکور ص ۱۳ خدام الاولیاء اپریل تا جون ۱۹۸۶ء کے ص ۱۱ پر لکھتا ہے۔ اکثر بزرگان دین و کامل عارفین رضی اللہ عنہم کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور ﷺ کے بعد مقرب ترین اور افضل ترین ہستی حضرت غوث الاعظم ؓ ہیں۔ اسی رسالہ ص ۲۱ پر لکھتا ہے غوث پاک ان بندگان خدا سے ہیں جن کا مرتبہ عالی سے عالی ہے۔ سوائے حضور ﷺ کے کوئی ہستی مرتبہ میں آپ سے بڑھ کر نہیں۔ مولوی ثناء اللہ قادری اپنے جمع کردہ ملفوظات کے ص ۱۸ پر لکھتا ہے۔

قدم دھریا میں گردن ولیاں عبدالقادر کہیا
باجھ صنعان نہ منکر ہو یا بھانویں ہوگ کو بھا
اوہ قصہ علہ ظاہر ہر کوئی جانے شیخ صنعان کی پایا
ولی نبی تے کل فرشتیاں سبھناں سیس جھکایا

سیف الملوک ص ۱۳ و ص ۱۴ پر ہے۔ علہ بے اصل ہے۔ مرآت العاشقین

نانک دا دک ولوں اچا سچا حسبوں نسبوں
نبیاں نالوں گھٹ نہ رہیا ہر صفتوں ہر وسبوں
سے برساں دے موئے جوائے سکے نیر وگائے
کھتے روح فرشتے ہتھوں لکھے لیکھ مٹائے

نبوت کے بعد ولایت کے اس مقام اقصیٰ پر فائز ہیں جہاں اور کسی کو رسائی نصیب نہیں ہوئی مہر منیر ص ۲۸۔

اندکے باتو بگفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیاراست

ایسی باتیں نہ صرف یہ کہ زبانی طور پر اپنے خطابات میں جارحانہ متعصبانہ انداز میں بیان کی گئیں بلکہ کتابوں میں بھی مسلسل چھاپی گئیں اور سربازار فروخت کی گئیں۔ ان حقائق کے پیش نظر ایسی تصنیف کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جس میں ان لوگوں کی ایسی خرافات کی مفصل و مدلل تردید موجود ہو اندریں حالات بہت سے احباب اصرار فرماتے رہے مگر میں اپنی کم فرصتی اور دینی و تعلیمی مصروفیات کے بسبب اس اھم کام کو مسلسل ٹالتا رہا۔ دوست یہ کہتے رہے کہ یہ لوگ عجز و انکساری۔ فروتنی اور نگوں ساری کو نہیں سمجھتے۔ بلکہ اسے کمزوری پر محمول کرتے ہیں۔ اور اب اس شعر پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

؎ عجز و نیاز سے تو وہ آیا نہ راہ پر
دامن کو اس کے آج حریفانہ کھینچیے

تا آنکہ۔

حضرت مخدوم المشائخ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف نے بھی اس موضوع پر لکھنے کا حکم فرمایا۔ ان کے بعد صاحبزادہ والا جاہ حضرت خواجہ غلام قطب الدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ گڑھی اختیار خاں نے بھی اس ضرورت کا احساس دلایا۔ اب میرے لئے گریز کا کوئی چارہ کار نہ تھا قلم اٹھایا تو میرے سامنے تفریح الخاطر ایسے کئی جھوٹ کے پلندے تھے اور یہ منظر بھی میری نظروں کے سامنے تھا کہ اگر کبھی کسی صاحب دل نے یہ کہہ دیا کہ بھائی انبیاء و اولیاء کی توہین نہ کرو تو الٹا اس پر غوث پاک کا گستاخ بے ادب اور منکر ہونے کے فتوے لگا دیئے گئے۔ وہ سارے اولیائے کرام و مشائخ عظام کو کتے سے بھی کم تر قرار دیتے رہیں تو نہ بے ادبی نہ گستاخی۔ وہ سب اولیائے اولین و آخرین پر قدم کی مہر لگاتے رہیں تو نہ ظلم نہ زیادتی۔ مگر ہم فقط اتنا کہہ دیں کہ یہ صرف اس وقت کی بات تھی جس وقت آپ کی زبان سے یہ کلمات سرزد ہوئے تو بے ادبی اور گستاخی۔

ھم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

لکھی ہوئی کتابیں کذب بیانی اور مبالغہ آرائی سے بھری پڑی ہیں۔ لہٰذا ایسی کتبُ غیر معتبرہ وغیر معتدہ ہیں۔

آخر میں میں ان حضرات کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کی معاونت دوران تالیف کتاب ہذا میرے ساتھ شامل رہی۔

خصوصاً" حضرت خواجہ سید مسلم نظامی کہ آپ نے سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کے بارے گراں قدر معلومات پر مبنی بعض نادر و نایاب کتب فراہم فرمائیں۔ حضرت صاحبزادہ غلام قطب الدین سجادہ نشین گڑھی اختیار خاں نے پیش لفظ اور جامع منقول و معقول علامہ محمد اشرف سیالوی شیخ الحدیث دارالعلوم سیال شریف نے اپنے گراں قیمت مصروف اوقات سے وقت نکال کر اپنے تاثرات تحریر فرمائے۔ میرے دو لخت جگر مفتی محمد حامد الفریدی۔ علامہ محمد راشد الفریدی تحریری کام میں میرا ہاتھ بٹاتے رہے۔

اور ------ میں اپنے برادر طریقت اور پیکر خلوص و محبت جناب حاجی محمد نواز خان وٹو چشتی نظامی فریدی آف وساویوالہ کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں جنکی اپنے شیخ طریقت اور سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے ساتھ پر خلوص اور والہانہ عقیدت و محبت ہی کی زیر نظر کتاب اشاعت پذیر ہو سکی۔

فجزاھم اللّٰہ خیر الجزاء واللّٰہ الھادی
الی الصراط المستقیم وصلی اللّٰہ علی النبی الکریم
الروف الرحیم وعلی آلہ وصحبہ
الھادین الی الطریق القویم

خلاصۃ الکتاب

(۱) آپ تامدت حیات صاحب سکروحال رہے آخری انفاس میں عبدیت کی جانب رجوع ہوا۔

(۲) مشائخ چشت اہل بہشت کامل ترین اصحاب صحو تھے۔

(۳) اصحاب سکر سے اصحاب صحو کا مرتبہ بالا تر ہے۔ (حضرت محبوب الٰہی و دیگر اکابر اولیاء کا فیصلہ)

(۴) آپ کا یہ قول بوجہ سکروحال سرزد ہوا نہ کہ بامرالٰہی (وحی)

(۵) حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی پر امر و نھی کا نزول نہیں ہو سکتا۔

(٦) اولیاء محققین متقدمین نے اپنی کتب میں کسی کے سر جھکانے کا ذکر نہیں کیا نہ ہی اسے کوئی اہمیت دی کہ زیر تصرف نے تو تسلیم کرنا ہی ہوتا ہے۔ مگر شیخ پر اپنی طرف سے عتاب کا اظہار فرمایا اور ان کی توبہ و استغفار و ندامت سے سر جھکانے کا ذکر کیا۔

(۷) یہاں درحقیقت دو الگ الگ بحثیں ہیں جنہیں آپس میں خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔ نمبرا بحث افضلیت نمبر۲۔ بحث وضع راس۔ بحث نمبرا میں حق یہ ہے کہ ہمعصر اور متقدمین و متاخرین اولیاء میں سے بعض سے آپ افضل تھے اور بعض آپ سے بھی افضل تھے۔ مثلاً" حضرت شیخ ابو السعود حضرت بایزید بسطامی حضرت سلیمان الدیلمی حضرت خواجہ بزرگ اجمیری قدس اللہ اسرار ہم یوں ہی بعض حضرات آپ کے مساوی بھی ہو سکتے ہیں۔

نمبر۲۔ میں حقیقت یہ ہے کہ واضعین روس صرف وہ اولیاء کرام تھے۔ جو بوقت صدور قول ہذا بجسد ہم اس دار دنیا میں زندہ موجود تھے نہ متقدمین نہ متاخرین اور نہ ہی مبتدی۔

؎ اک ذرا سی بات تھی جس کو فسانہ کر دیا

رہنمائی اور تربیت کرتے رہے حضرت شیخ ابو سعید مخزومی آپ کے شیخ طریقت تھے حضرت شیخ حماد اور حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی اور کئی دیگر مشائخ سے بھی فیض وتربیت حاصل کرتے رہے آپ خود فرماتے ہیں لوگ مجھے مجنون بتاتے۔ میں جنگلوں اور بیابانوں میں نکل جاتا برہنہ جسم کانٹوں پر لوٹتا شور وغوغا کرتا تمام بدن سے خون جاری ہوجاتا لوگ مجھے شفاخانے لے جاتے مگر میری حالت اور بھی خراب تر ہوجاتی یہاں تک کہ مجھ میں اور مردہ میں کوئی تمیز نہ رہتی لوگ کفن لے آتے اور غسال کو بلاکر مجھے نہلانے کے لئے تختہ پر رکھ دیتے مگر معاً" میری حالت درست ہوجاتی شیخ ابو القاسم کہتے ہیں میں نے حضرت سے سنا کہ ابتداء سیاحت میں مجھ پر بہت سے احوال طاری ہوتے تھے میں ان میں اپنے وجود سے غائب ہوجاتا۔ اور اکثر اوقات بے ہوشی کے عالم میں دوڑتا تھا جب وہ حالت مجھ سے اٹھ جاتی تو میں اپنے آپ کو دور دراز مقام میں پاتا چنانچہ ایک دفعہ بغداد کے ویرانے میں مجھ پر یہ حالت طاری ہوئی قریبا" ایک گھنٹہ بے ہوشی کے عالم میں پھرتا رہا پھر وہ حالت مجھ سے دور ہوگئی کیا دیکھتا ہوں کہ میں بغداد سے بارہ دن کی مسافت پر بلاد شستر میں کھڑا ہوں میں اپنی اس حالت پر غور کر رہا تھا کہ ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ تم شیخ عبد القادر ہوکر اپنی اس حالت پر تعجب کرتے ہو (بهجة وقلائد) اسی قسم کی حالت جذب ومستی ومحویت واستغراق میں ہی آپ کی زبان گوہر فشان سے قصیدہ غوثیہ المعروف بقصیدہ خمریہ قصیدہ روحی اور قدمی ہذہ الخ۔ وغیرہا کلمات ظہور پذیر ہوئے۔

مگر بعض سرپھروں نے انہیں آپ سے بھی اعلی تر اولیاء کی توہین وتنقیص کا ذریعہ بنالیا جو یقیناً" نہ صرف ان اکابرین پر ظلم وتعدی ہے بلکہ خود سیدنا محبوب سبحانی کے ساتھ بھی سراسر زیادتی ہے اور یقیناً آپ بروز قیامت ایسے لوگوں سے براءت وبیزاری کا اسی طرح اعلان واظہار فرمائیں گے جس طرح سیدنا عیسیٰ روح اللہ کلمۃ اللہ علیہ وعلی نبینا الصلوۃ و السلام اپنے حق میں غلو کرنے والوں سے تبری بیان فرمائیں گے

تاریخ وصال ۵۶۱ ھ اور عمر شریف ۹۱ سال ہے آپ ۴۰ سال تک وعظ و تلقین کرتے رہے اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کو راہ ہدایت پر گامزن فرماتے رہے جس

کہ انہوں نے استدلال کو زینہ بنایا ہے۔

مولف کے طرز استدلال میں اگر کسی کو جارحیت محسوس ہو تو اسے پہل قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ عمل کا رد عمل یا منطقی نتیجہ ہے تاہم لہجہ اگر اور نرم کیا جاتا تو کتاب کے حسن میں اور اضافہ ہو جاتا۔ بہر صورت مولف کتاب حضرت صاحبزادہ محمد احمد صاحب فریدی جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور شریف کی یہ کاوش سلسلہ عالیہ کے لئے بے بہا مفید اور لائق صد ستائش ہے۔

خاک راہ دردمنداں

فقیر غلام قطب الدین جاروب کش

آستانہ عالیہ حضرت خواجہ محمد یار فریدی رحمۃ اللہ علیہ

گڑھی شریف تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان

۲۵ اکتوبر ۱۹۹۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

اشرف العلماء حضرت علامہ محمد اشرف السیالوی
شیخ الحدیث دار العلوم سیال شریف

محقق العصر حضرت علامہ مفتی محمد احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر تالیف کتاب "کلام الاولیاء الاکابر رضی اللّٰہ عنهم علی قول الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا اور آپ کے فرمان "قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه" کے متعلق سلاسل اربعہ کے مسلمہ اولیاء کرام اور اکابرین ملت کے ارشادات پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی جس کے بعد اس امر کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں کہ جو معنیٰ و مفہوم اس فرمان کا سمجھا جاتا تھا وہ علی الاطلاق درست نہیں تھا اور تحقیق وتدقیق کے خلاف تھا بالخصوص عامیانہ سطح کے واعظین نے اس فرمان کی آڑ میں نادانستہ طور پر بڑے بڑے اکابر اولیاء اور ائمہ کی شان میں اساءت کا ارتکاب کیا بلکہ خود غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں اساءت اور بے ادبی کے مرتکب ہوئے کیونکہ کسی کی شان میں افراط اور غلو اس کے ساتھ سراسر ظلم اور زیادتی ہے جیسے کہ یہود ونصاریٰ کی طرف سے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے بارے میں غلو اور تجاوز کرتے ہوئے ان کے ابن اللہ اور الٰہ ہونے کا ادعا سراسر ظلم ہے۔

اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کو جزائے خیر اور اجر جزیل عطا فرمائے کہ انہوں نے صحیح مفہوم اور حقیقی محمل بیان فرماکر عوام کو غلط فہمی کی دلدل سے نکالا ہے۔ اور خواص کے لئے تحقیق وتدقیق کا عظیم خزانہ بہم پہنچایا ہے اور ہر صاحب منزلت اور مالک مرتبت کے خدا داد مقام ومرتبہ کے اقرار واعتراف کا راستہ ہموار کیا ہے اور اس کی صیانت وحفاظت کا سامان بہم پہنچایا ہے اور کامل اہتمام وانتظام فرمایا ہے اور یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں کردی ہے کہ مبدء فیاض کی طرف سے ہر ایک کو اس کی استعداد و اہلیت اور مجاہدہ وریاضت کے مطابق وافر مقدار میں فیضان نصیب ہوا ہے اور

قول دوسرے مسلم اولیاء کرام اور ارباب کشف کے اقوال سے کیونکر مخصوص نہیں ٹھہرایا جا سکتا لہٰذا اگر مشائخ کرام میں سے بعض حضرات اس عموم سے باہر مانے جائیں یا حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے افضل بھی تسلیم کر لئے جائیں تو اس میں چنداں حرج نہیں اور نہ یہ استثناء مورد طعن و تشنیع ہو سکتا ہے۔ حضرت شیخ محی الدین بن العربی قدس سرہ نے فتوحات مکیہ کے باب نمبر ۳۹۷ جلد ۳ پر تصریح فرمائی ہے کہ اولیاء کرام بدن سے تجرد اور مہاجرت کے بعد مقام ہویت کے مالک بن جاتے ہیں اور ان کا نشان واثر عالم حس میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ وھذا کان مشھد ابی السعود بن شبل ببغداد من اخص اصحاب عبدالقادر الجیلانی اور یہ بلند و بالا مقام شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مخصوص ترین تلمیذ اور مصاحب ابوالسعود بن شبل بغدادی کو حاصل تھا کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ میں مستغرق رہتے تھے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے والا مقام ہویت کا مالک نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کو کائنات میں متصرف بادشاہ کی طرح مشاہدہ کرے تو خود بھی اسی کمال کا مظہر بن جاتا ہے اور کائنات میں تاثیر و تصرف اور حکومت و سلطنت اور وسیع و عریض دعاوی اور قوت الٰہیہ کے مظہر کے طور پر ظہور فرما ہوتا ہے۔ جیسے کہ عبدالقادر جیلانیؒ اور ابوالعباس سبتی مراکشی (تا) و اصحاب ھذا المقام علی قسمین منھم من یحفظ علیہ ادب اللسان کابی یزید البسطامی و سلیمان الدبیلی و منھم من تغلب علیہ الشطحات لتحققہ بالحق کعبدالقادر فیظھر العلو علی امثالہ و اشکالہ و علی من ھو اعلی منہ فی مقام و ھذا عندھم فی الطریق سوء الادب بالنسبۃ الی المحفوظ فیہ ص ۴۳۳ ج۔ ۳۔ اور اس مقام کے مالک حضرات دو قسم ہیں۔ ایک قسم ان حضرات کی ہے کہ جن کی زبان پر ادب ملحوظ و محفوظ رہتا ہے جیسے کہ ابو یزید بسطامی اور سلیمان دبیلی اور بعض وہ ہوتے ہیں جن پر شطحات غالب آ جاتی ہیں کیونکہ وہ حق کے ساتھ (صفت ملیک کے مظہر کے طور پر) متحقق ہوتے ہیں جیسے کہ شیخ عبدالقادر الجیلانی پس وہ اپنے ہم مرتبہ اور ہم منصب لوگوں پر برتری اور فضیلت ظاہر کرتے ہیں اور اپنے سے بلند مرتبت حضرات پر بھی اور یہ اہل اللہ کے نزدیک اس طریق میں سوء